Allama Iqbal Open University AIOU BA AD Solved Assignment NO 2 Autumn 2025

Code 407 Modern Muslim World

www.studyvillas.com

سوال نمبر 1: مختصر سوالات کے تفصیلی جوابات

1. شام کب آزاد ہوا؟

شام نے اپنی آزادی 17 اپریل 1946 کو حاصل کی، جب فرانس نے دوسری جنگ عظیم کے بعد شام سے اپنی فوجیں واپس بلائیں اور ملک مکمل طور پر خودمختار ہوا۔ اس سے پہلے شام فرانس کے تحت مینڈیٹ کی حیثیت میں تھا اور اس کی سیاست اور معیشت پر غیر ملکی کنٹرول تھا۔ آزادی کے بعد شام نے اپنا سیاسی نظام قائم کیا اور خودمختار حکومت کے قیام کا عمل شروع کیا۔

2. مصر کے صدر شکری القواتلی کب دوبارہ صدر منتخب ہوئے؟

شکری القواتلی *(Anwar Sadat)* مصر کے صدر *1970*ء میں دوبارہ منتخب ہوئے۔ ان کا پہلا دور صدارت جمال عبد الناصر کی موت کے بعد *1970*ء میں شروع ہوا اور ان کے دوبارہ انتخاب نے انہیں مصر کے سیاسی استحکام اور اقتصادی اصلاحات کے لیے مضبوط اختیار فراہم کیا۔ ان کے دور صدارت میں مصر نے اہم بین الاقوامی تعلقات قائم کیے، بشمول اسرائیل کے ساتھ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ۔

3. لبنان کے دارالحکومت کا کیا نام ہے؟

لبنان کا دارالحکومت **بیروت *(Beirut)*** ہے۔ بیروت لبنان کا سب سے بڑا شہر اور اقتصادی، تعلیمی اور ثقافتی مرکز ہے۔ یہاں بین الاقوامی کمپنیوں کے دفاتر، تعلیمی ادارے اور اہم تجارتی مراکز واقع ہیں۔ لبنان کی سیاست میں بیروت کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ ملک کی مرکزی حکومت اور اداروں کا گھر ہے۔

4. ابو ظہبی میں تیل کب دریافت ہوا؟

ابو ظہبی میں تیل کی دریافت *1958*ء میں ہوئی۔ اس دریافت نے متحدہ عرب امارات کی معیشت کی بنیاد رکھی اور ملک کو تیل کی پیداوار اور

www.studyvillas.com

برآمدات کے ذریعے عالمی توانائی مارکیٹ میں اہم مقام دلایا۔ تیل کی آمد سے ملک میں انفراسٹرکچر، سڑکیں، اسکول، اسپتال اور صنعتی ترقی کی بنیاد رکھی گئی۔

5. کویت اقوام متحدہ کا رکن کب بنا؟

کویت نے *1963*ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔ یہ رکنیت کویت کو عالمی سیاست میں اہمیت عطا کرتی ہے اور بین الاقوامی تعلقات میں ملک کی شرکت کو یقینی بناتی ہے۔ کویت نے اقوام متحدہ کے ذریعے عالمی اقتصادی تعاون، انسانی حقوق، اور بین الاقوامی سلامتی کے امور میں حصہ لیا۔

6. بحرین کا آئین کب بنایا گیا؟

بحرین کا آئین *2002*ء میں نافذ ہوا۔ اس آئین نے ملک میں پارلیمانی نظام قائم کیا اور شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دی۔ آئین کے نفاذ کے بعد بحرین نے اپنے سیاسی نظام کو جدید خطوط پر استوار کیا اور شہریوں کے لیے سیاسی اور قانونی تحفظات فراہم کیے۔

7. شمال میں ایران کی سرحد کس ملک سے ملتی ہے؟

ایران کی شمالی سرحد **ترکمانستان، آذربائیجان اور ارمنستان** سے ملتی

www.studyvillas.com

ہے۔ اس شمالی سرحد نے ایران کو اہم تجارتی اور ثقافتی روابط میں مدد دی ہے۔ ایران کی شمالی سرحد میں دریائے کیسپین کے ساحل بھی شامل ہیں، جو ایران کے تجارتی اور ماہی گیری کے شعبے کے لیے اہم ہیں۔

8. لیاقت علی خان نے ایران کا سرکاری دورہ کب کیا؟

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے ایران کا سرکاری دورہ *1950*ء میں کیا۔ اس دورے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنا، تجارتی و اقتصادی تعاون بڑھانا اور خطے میں سیاسی استحکام کو فروغ دینا تھا۔ اس دورے کے بعد ایران اور پاکستان کے درمیان سفارتی تعلقات مستحکم ہوئے۔

9. شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کب کیا؟

شاہ ایران محمد رضا پہلوی نے پاکستان کا دورہ *1950*ء کی دہائی میں کیا۔ اس دورے کا مقصد دوطرفہ تعلقات کو مضبوط کرنا، تجارتی اور اقتصادی تعاون کو فروغ دینا، اور دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی و سیاسی رابطوں کو بڑھانا تھا۔ اس دورے کے دوران کئی معاہدے اور تعاون کے منصوبے طے پائے۔

www.studyvillas.com

10. ایران کے نویں صدارتی انتخابات کب ہوئے؟

ایران کے نویں صدارتی انتخابات 2005ء میں ہوئے۔ ان انتخابات میں ملک کی سیاسی پارٹیوں اور امیدواروں نے حصہ لیا اور نئے صدر کا انتخاب کیا گیا۔ یہ انتخابات ایران کے داخلی سیاسی ڈھانچے اور عوامی رائے کے اظہار کا اہم ذریعہ سمجھے جاتے ہیں اور اس کے ذریعے ملک کی پالیسیوں میں تبدیلیاں لانے کا موقع فراہم ہوا۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 2: شام کے صدر حسنی الزعیم اور مصطفی احمد ون کے ادوار کا تقابلی جائزہ اور پاکستان کے ساتھ تعلقات

تمہید

شام کی سیاسی تاریخ میں 1940ء کی دہائی کے آخر اور 1950ء کی دہائی کے ابتدائی سال ایک پیچیدہ اور متغیر دور کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس عرصے میں ملک نے سیاسی، اقتصادی اور سماجی بحرانوں کا سامنا کیا، جس میں فوجی بغاوتیں، صدر کے بدلتے ہوئے ادوار، اور داخلی و خارجی پالیسیوں میں مسلسل تبدیلیاں شامل تھیں۔ حسنی الزعیم اور مصطفی احمد ون کے ادوار اس تاریخی تناظر میں بہت اہم ہیں کیونکہ دونوں نے مختلف طریقوں سے شام کے سیاسی، اقتصادی اور خارجی تعلقات کی سمت طے کی۔ ان کے ادوار کا تقابلی جائزہ لینے سے نہ صرف شام کی داخلی سیاست کی نوعیت سمجھ آتی ہے بلکہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کی نوعیت اور اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔

---

1. حسنی الزعیم کا دور صدارت (1949)

www.studyvillas.com

1.1 سیاسی پس منظر

حسنی الزعیم نے 1949ء میں ایک فوجی بغاوت کے ذریعے اقتدار حاصل کیا۔ یہ بغاوت شام کے پہلے سالوں کے سیاسی بحران اور مختلف داخلی حکومتوں کے زوال کے بعد واقع ہوئی۔ الزعیم کے دور میں شام ایک غیر مستحکم ملک کے طور پر ابھرا، جس میں سیاسی پارٹیوں کی سرگرمی محدود تھی اور فوجی اقتدار غالب تھا۔ الزعیم نے فوری طور پر حکومت کے بنیادی اداروں پر کنٹرول حاصل کیا تاکہ ریاست کی کارکردگی اور داخلی سلامتی کو یقینی بنایا جا سکے۔

1.2 داخلی پالیسی

الزعیم نے سیاسی جماعتوں اور اپوزیشن پر سخت کنٹرول قائم کیا، اور عوامی سیاسی سرگرمیوں کو محدود کیا۔ ان کے دور میں عدلیہ، مقننہ اور انتظامی اداروں میں فوجی اور مرکزی کنٹرول مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ ایک مضبوط مرکزیت قائم ہو۔ اس کے علاوہ الزعیم نے ملک میں بغاوت کے بعد سیاسی استحکام کے لیے محدود اصلاحات متعارف کرائیں، لیکن مختصر دور ہونے کی وجہ سے یہ اصلاحات مکمل طور پر نافذ نہ ہو سکیں۔

www.studyvillas.com

1.3 اقتصادی اقدامات

حسنی الزعیم نے اقتصادی شعبے میں بنیادی اقدامات کیے، جن میں زرعی اصلاحات، بنیادی صنعتی ترقی اور مالیاتی نگرانی شامل تھی۔ انہوں نے کوشش کی کہ اقتصادی وسائل زیادہ سے زیادہ عوام تک پہنچیں اور امیر و غریب کے درمیان فاصلہ کم ہو۔ تاہم، چونکہ ان کا دور صرف پانچ ماہ کا تھا، اس لیے ان اقتصادی اقدامات کا اثر محدود رہا اور زیادہ دیرپا اصلاحات عملی شکل اختیار نہ کر سکیں۔

1.4 پاکستان کے ساتھ تعلقات

الزعیم کے دور میں پاکستان کے ساتھ تعلقات دوستانہ سطح پر قائم ہوئے۔ ابتدائی سفارتی رابطے قائم ہوئے اور تجارتی تعلقات کی بنیاد رکھی گئی۔ تاہم، الزعیم کے مختصر دور اور شام میں سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے یہ تعلقات زیادہ مستحکم یا منظم نہیں ہو سکے۔

---

2. مصطفی احمد ون کا دور صدارت *(1951-1953)*

2.1 سیاسی پس منظر

www.studyvillas.com

مصطفی احمد ون نے حسنی الزعیم کے فوجی اقتدار کے خاتمے کے بعد اقتدار سنبھالا۔ ون کا دور زیادہ جمہوری اور طویل تھا اور اس میں سیاسی جماعتوں کو کچھ حد تک آزادی دی گئی۔ انہوں نے قانونی اصلاحات نافذ کیں، عدلیہ اور مقننہ کو مضبوط بنایا، اور داخلی سیاسی استحکام کے لیے اقدامات کیے۔ ون کے دور میں شام نے اپنی داخلی سیاسی ساخت کو مستحکم کرنے کی کوشش کی اور عوامی اعتماد بحال کیا۔

2.2 داخلی پالیسی

مصطفی احمد ون نے جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے کی کوشش کی اور سیاسی جماعتوں اور اپوزیشن کو کچھ آزادی دی۔ انہوں نے فوج اور عدلیہ کے درمیان توازن قائم کیا تاکہ اقتدار پر فوجی کنٹرول محدود ہو اور سیاسی استحکام قائم رہ سکے۔ ون کی حکومت نے قانونی اصلاحات اور انتظامی بہتری کے لیے منصوبہ بندی کی تاکہ عوام کے لیے بہتر حکمرانی ممکن ہو۔

2.3 اقتصادی اور سماجی اقدامات

ون کے دور میں صنعتی اور زرعی شعبوں میں اصلاحات کی گئیں، جس سے پیداواری صلاحیت اور اقتصادی ترقی میں اضافہ ہوا۔ عوامی فلاح و بہبود کے

www.studyvillas.com

منصوبے شروع کیے گئے، جن میں تعلیم، صحت، بنیادی ڈھانچہ، سڑکیں اور دیگر ترقیاتی منصوبے شامل تھے۔ ان اقدامات کے ذریعے عوامی معیار زندگی میں بہتری اور اقتصادی استحکام ممکن ہوا۔

2.4 پاکستان کے ساتھ تعلقات

مصطفی احمد ون کے دور میں پاکستان کے ساتھ تعلقات بہتر اور منظم رہے۔ دونوں ممالک نے سفارتی تعلقات کو مستحکم کیا، تجارتی اور ثقافتی رابطوں میں اضافہ کیا، اور خطے کے سیاسی مسائل پر مشاورت کی۔ ون کے دور میں پاکستان نے شام میں سفارتخانہ قائم کیا اور دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ اقتصادی اور تجارتی منصوبوں کی بنیاد رکھی گئی۔

---

3. تقابلی جائزہ

پہلو	حسنی الزعیم	مصطفی احمد ون
دور صدارت	*1949ء (تقریباً 5 ماہ)*	*1951-1953 (تقریباً 2 سال)*

www.studyvillas.com

سیاسی نظام	فوجی اقتدار، محدود سیاسی سرگرمیاں	جمہوری اداروں کی مضبوطی، سیاسی جماعتوں کو جزوی آزادی
اقتصادی اقدامات	ابتدائی اصلاحات، محدود صنعت و زراعت	صنعتی و زرعی ترقی، عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے
استحکام	غیر مستحکم، سیاسی بحران کے اثرات	نسبتا مستحکم، قانونی اور انتظامی اصلاحات
پاکستان کے ساتھ تعلقات	ابتدائی اور غیر مستحکم	مستحکم، تجارتی، سفارتی اور ثقافتی تعاون

4. پاکستان کے ساتھ تعلقات کا تفصیلی جائزہ

4.1 سفارتی تعلقات

www.studyvillas.com

- الزعیم کے دور میں پاکستان کے ساتھ ابتدائی سفارتی رابطے قائم ہوئے، لیکن دور مختصر اور عدم استحکام کی وجہ سے یہ تعلقات محدود رہے۔
- ون کے دور میں سفارتی تعلقات مستحکم اور رسمی شکل اختیار کر گئے، جس میں دونوں ممالک کے سفارتخانے فعال کردار ادا کرنے لگے۔

4.2 تجارتی اور اقتصادی تعاون

- الزعیم کے دور میں تجارتی تعلقات کی بنیاد رکھی گئی، مگر زیادہ سرمایہ کاری یا منصوبہ بندی نہیں ہوئی۔
- ون کے دور میں تجارتی تعلقات مستحکم ہوئے، باہمی تجارت میں اضافہ ہوا اور اقتصادی منصوبوں میں تعاون بڑھایا گیا۔

4.3 ثقافتی تعلقات

- ون کے دور میں ثقافتی اور تعلیمی روابط میں اضافہ ہوا۔ دونوں ممالک نے باہمی ثقافتی تبادلے اور تعلیمی اسکیموں کو فروغ دیا، جس سے عوام کے درمیان دوستانہ تعلقات مضبوط ہوئے۔

4.4 علاقائی سیاست میں تعاون

www.studyvillas.com

- ون کے دور میں پاکستان اور شام نے خطے کے سیاسی اور علاقائی مسائل میں مشاورت اور تعاون بڑھایا۔
- دونوں ممالک نے باہمی تعلقات کے ذریعے خطے میں استحکام اور امن قائم کرنے کی کوشش کی۔

---

5. نتیجہ

حسنی الزعیم اور مصطفی احمد ون کے ادوار میں شام کی داخلی اور خارجی سیاست میں واضح فرق ہے۔ الزعیم کا دور مختصر، فوجی اور غیر مستحکم تھا، جس میں پاکستان کے ساتھ تعلقات ابتدائی اور محدود سطح پر قائم ہوئے۔ جبکہ مصطفی احمد ون کا دور جمہوری، طویل اور مستحکم تھا، جس میں داخلی اصلاحات، اقتصادی ترقی اور عوامی فلاح و بہبود پر زور دیا گیا اور پاکستان کے ساتھ تعلقات مضبوط اور منظم ہوئے۔ ون کے دور میں دونوں ممالک نے سفارتی، تجارتی اور ثقافتی شعبوں میں فعال تعاون کیا، جس سے خطے میں دوطرفہ تعلقات کے استحکام اور دوستانہ ماحول کی بنیاد رکھی گئی۔

www.studyvillas.com

یہ تقابلی جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ سیاسی استحکام، داخلی اصلاحات اور اقتصادی ترقی کس طرح دوستی اور بین الاقوامی تعلقات میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 3: ایران میں ڈاکٹر محمد مصدق کے دور حکومت کا تنقیدی جائزہ اور خارجہ پالیسی کے اہم نکات

تمہید

ڈاکٹر محمد مصدق ایران کی تاریخ میں ایک ممتاز سیاسی شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ 1951ء سے 1953ء تک ایران کے وزیر اعظم رہے اور ان کا دور حکومت ایرانی سیاسی، اقتصادی اور سماجی منظرنامے میں گہرے اثرات رکھتا ہے۔ مصدق کی حکومت کی سب سے نمایاں خصوصیت تیل کی قومی ملکیت کی تحریک تھی، جس نے عالمی سطح پر ایران کی شناخت کو نمایاں کیا۔ اس سوال میں ہم مصدق کے دور حکومت کے اہم نکات کا تنقیدی جائزہ لیں گے اور ایران کی خارجہ پالیسی کے اہم پہلوؤں کی وضاحت کریں گے۔

---

1. ڈاکٹر مصدق کا سیاسی پس منظر

www.studyvillas.com

- ڈاکٹر محمد مصدق 1882ء میں ایران کے شمالی علاقے میں پیدا ہوئے۔
- انہوں نے ایران میں قانون اور سیاست کی تعلیم حاصل کی اور سیاسی زندگی میں فعال کردار ادا کیا۔
- مصدق ایران کی قومی خودمختاری، اقتصادی آزادی اور عوامی حقوق کے علمبردار کے طور پر معروف ہوئے۔

---

2. مصدق کے دور حکومت کے اہم نکات

2.1 تیل کی قومی ملکیت

- مصدق کے دور کی سب سے بڑی کامیابی **آنگلو ایرانی آئل کمپنی** *(Anglo-Iranian Oil Company)* سے تیل کے شعبے کو قومی ملکیت میں لینا تھا۔
- اس اقدام کے ذریعے ایران نے تیل کی پیداوار، برآمد اور منافع پر مکمل کنٹرول حاصل کیا، جو اس وقت تک برطانوی کمپنی کے زیر اثر تھا۔

www.studyvillas.com

- قومی ملکیت کی تحریک نے ایرانی عوام میں قومی فخر اور خودمختاری کا جذبہ پیدا کیا، لیکن اس کے نتیجے میں برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوئی۔

2.2 اقتصادی اصلاحات

- مصدق نے زمین اور زرعی شعبے میں اصلاحات کیں تاکہ چھوٹے کسانوں اور کمزور طبقات کی حالت بہتر ہو۔
- انہوں نے مالیاتی اور تجارتی پالیسیوں میں عوامی مفاد کو ترجیح دی تاکہ دولت کی غیر مساوی تقسیم کو کم کیا جا سکے۔

2.3 سیاسی اصلاحات

- مصدق نے ایران میں پارلیمانی نظام کو مضبوط کرنے کی کوشش کی اور بادشاہی اقتدار کے محدود کرنے کی پالیسی اپنائی۔
- انہوں نے عوامی حقوق، آزادی اظہار، اور عدلیہ کی آزادی کو فروغ دیا، تاکہ عوامی اعتماد میں اضافہ ہو اور سیاسی استحکام قائم رہے۔

2.4 تنقیدی جائزہ

1. مثبت پہلو

www.studyvillas.com

- ایران کی اقتصادی خودمختاری کو فروغ دینا۔
- عوامی فلاح و بہبود اور عدلیہ میں اصلاحات۔
- تیل کی قومی ملکیت کے ذریعے عالمی سطح پر ایران کی سیاسی شناخت مضبوط کرنا۔

2. منفی پہلو

- برطانوی اور امریکی دباؤ کی وجہ سے حکومت غیر مستحکم ہوئی۔
- داخلی سیاسی مخالفت، فوجی بغاوت اور پارلیمانی سیاست میں اختلافات پیدا ہوئے۔
- ملکی اداروں کی کمزوری اور سیاسی عدم استحکام کے سبب مصدق حکومت 1953ء میں تختہ مشق ہو گئی، جس سے ان کے اصلاحاتی اقدامات مکمل طور پر نافذ نہ ہو سکے۔

---

3. ایران کی خارجہ پالیسی کے اہم نکات

3.1 علاقائی تعلقات

www.studyvillas.com

- مصدق نے ایران کی علاقائی خودمختاری کو مضبوط کیا اور مشرق وسطی میں ایران کے کردار کو بڑھانے کی کوشش کی۔
- انہوں نے سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے تاکہ خطے میں اقتصادی اور سیاسی تعاون ممکن ہو۔

3.2 مغربی طاقتوں کے ساتھ تعلقات

- مصدق نے برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ تعلقات میں محتاط رویہ اختیار کیا۔
- تیل کی قومی ملکیت کے باعث برطانیہ سے تعلقات کشیدہ ہو گئے اور امریکی دباؤ بھی بڑھ گیا۔
- مصدق نے کوشش کی کہ ایران کی خارجہ پالیسی خودمختار رہے اور بیرونی اثرات کم سے کم ہوں۔

3.3 عالمی تنظیموں میں شمولیت

- مصدق کی حکومت نے اقوام متحدہ اور بین الاقوامی تنظیموں میں ایران کی خودمختاری کی حمایت کی۔

www.studyvillas.com

- انہوں نے ایران کو عالمی مسائل میں فعال کردار دینے کی کوشش کی، خاص طور پر اقتصادی اور انسانی حقوق کے شعبوں میں۔

3.4 تجارتی اور اقتصادی تعلقات

- مصدق نے اقتصادی اور تجارتی تعلقات میں ایران کے قومی مفاد کو مقدم رکھا۔
- مغربی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات برقرار رکھے، مگر تیل کی قومی ملکیت کو ترجیح دی۔

---

4. مصدق کی خارجہ پالیسی کا تنقیدی جائزہ

1. مثبت پہلو

- ایران کی خودمختاری اور قومی مفاد کو ترجیح دینا۔
- علاقائی تعلقات میں توازن اور دوستانہ روابط قائم کرنا۔
- عالمی سطح پر ایران کی شناخت کو مضبوط بنانا اور تیل کے شعبے میں قومی کنٹرول حاصل کرنا۔

2. منفی پہلو

www.studyvillas.com

- برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونا۔
- داخلی سیاسی مخالفت اور فوجی بغاوت کے امکانات بڑھ جانا۔
- خارجہ پالیسی میں سخت موقف کی وجہ سے بعض اقتصادی نقصان اور سیاسی بحران کا سامنا کرنا پڑا۔

---

5. نتائج اور مجموعی جائزہ

ڈاکٹر محمد مصدق کا دور حکومت ایران کی تاریخ میں ایک اہم موڑ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ان کے اقدامات نے ایران کی اقتصادی، سیاسی اور سماجی خودمختاری کو مضبوط کیا اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے کئی اصلاحات متعارف کرائیں۔ تیل کی قومی ملکیت اور خارجہ پالیسی کے حوالے سے ان کا دور ایک اہم سبق فراہم کرتا ہے کہ قومی مفاد، خودمختاری اور عوامی حقوق کے تحفظ کے لیے قیادت کو مضبوط اور مستقل عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔

مصدق کا دور مختصر اور مشکلات سے بھرپور تھا، مگر ان کی پالیسیوں اور اقدامات نے ایران میں قومی خودمختاری اور عوامی شعور کو فروغ دیا۔ ان کی خارجہ پالیسی نے ایران کو عالمی سطح پر ایک خودمختار اور مضبوط ملک

www.studyvillas.com

کے طور پر پیش کیا، اور علاقائی اور عالمی تعلقات میں ایرانی مفادات کی حفاظت کی کوشش کی۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر *4:* متحدہ عرب امارات کی خارجہ پالیسی اور پاکستان کے ساتھ تعلقات

تمہید

متحدہ عرب امارات *(UAE)* نے *1971*ء میں اپنی آزادی کے بعد ایک فعال، متوازن اور دور رس خارجہ پالیسی اپنائی۔ *UAE* کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد علاقائی استحکام، اقتصادی ترقی، بین الاقوامی تعلقات میں خودمختاری اور عالمی سطح پر ملک کی ساکھ کو مضبوط بنانا تھا۔ اس دوران پاکستان کے ساتھ تعلقات نے دونوں ممالک کے عوام، سیاسی قیادت اور اقتصادی شعبے میں گہرے اثرات مرتب کیے۔ یہ تعلقات نہ صرف خطے میں دوطرفہ دوستانہ روابط کی بنیاد بنے بلکہ اقتصادی، دفاعی، تعلیمی اور ثقافتی شعبوں میں تعاون کو بھی فروغ دیا۔

www.studyvillas.com

---

1. متحدہ عرب امارات کی خارجہ پالیسی کے اہم نکات

1.1 علاقائی استحکام اور تعاون

- UAE نے ہمیشہ خلیج فارس اور مشرق وسطیٰ میں استحکام کو اپنی خارجہ پالیسی کا مرکزی مقصد بنایا۔
- انہوں نے سعودی عرب، کویت، بحرین، قطر اور عمان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے تاکہ خطے میں سیاسی، اقتصادی اور سیکیورٹی استحکام ممکن ہو۔
- خلیج تعاون کونسل (GCC) میں فعال شمولیت کے ذریعے UAE نے نہ صرف علاقائی مسائل میں مشاورت کو فروغ دیا بلکہ دفاعی اور اقتصادی تعاون کے شعبوں میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔
- UAE نے علاقائی تنازعات میں ثالثی اور سیاسی مذاکرات کو ترجیح دی، جس سے خطے میں امن قائم کرنے میں مدد ملی۔

1.2 اقتصادی اور تجارتی تعلقات

- UAE کی خارجہ پالیسی میں اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔
- آزاد تجارتی زونز قائم کیے گئے تاکہ عالمی سرمایہ کاری کے مواقع بڑھائے جا سکیں۔

www.studyvillas.com

- تیل اور گیس کے شعبے میں عالمی مارکیٹ میں فعال کردار ادا کیا اور دیگر ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات کو فروغ دیا۔
- UAE نے بیرونی سرمایہ کاری، بین الاقوامی کارپوریشنز کے قیام اور تجارتی مواقع فراہم کر کے اپنی معیشت مضبوط کی اور خطے میں اقتصادی مرکزیت حاصل کی۔

1.3 ثقافتی اور انسانی تعلقات

- UAE نے ثقافتی اور تعلیمی تعلقات کو اپنی خارجہ پالیسی میں اہمیت دی تاکہ بین الاقوامی سطح پر دوستانہ روابط قائم ہوں۔
- مختلف ممالک کے ساتھ تعلیمی پروگراموں، سیمینارز اور ثقافتی تبادلوں کے ذریعے عوام کے درمیان رابطہ بڑھایا گیا۔
- انسانی حقوق، سماجی ترقی اور انسانی ہمدردی کے شعبوں میں بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیا۔

1.4 بین الاقوامی تعلقات اور دفاعی پالیسیاں

- UAE نے اقوام متحدہ، عالمی اقتصادی فورمز اور بین الاقوامی تنظیموں میں فعال کردار ادا کیا۔

www.studyvillas.com

- خطے کی سلامتی اور دفاعی تعاون میں اہم کردار ادا کیا، خاص طور پر دہشت گردی، بین الاقوامی جرائم اور سمندری حدود کے تحفظ کے سلسلے میں۔
- امریکہ، یورپی ممالک اور دیگر عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کیا تاکہ سیاسی اور اقتصادی مفادات کا تحفظ ممکن ہو۔

1.5 ماحولیاتی اور پائیدار ترقی

- *UAE* نے اپنی خارجہ پالیسی میں ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کو اہمیت دی۔
- صاف توانائی، شمسی توانائی، پانی کے وسائل کی حفاظت اور ماحولیاتی منصوبوں میں بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیا۔
- عالمی ماحولیاتی کنونشنز اور توانائی کے متبادل ذرائع کے شعبوں میں فعال کردار ادا کیا۔

---

2. پاکستان اور *UAE* کے تعلقات

2.1 تاریخی پس منظر

www.studyvillas.com

- پاکستان اور UAE کے تعلقات 1971ء میں UAE کے قیام کے بعد قائم ہوئے اور شروع ہی سے دوستانہ ماحول میں ترقی پاتے رہے۔
- دونوں ممالک نے ابتدائی دنوں سے سفارتی، اقتصادی اور ثقافتی شعبوں میں تعاون کو ترجیح دی۔
- پاکستان کے قیام کے بعد سے UAE نے ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری اور قومی مفادات کے احترام کا ثبوت دیا۔

2.2 سفارتی تعلقات

- پاکستان اور UAE نے ایک دوسرے میں سفارت خانے قائم کیے، جس سے دوطرفہ تعلقات میں مضبوطی آئی۔
- دونوں ممالک کے درمیان سیاسی مشاورت مسلسل جاری رہی، جس نے خطے میں امن اور استحکام کو فروغ دیا۔
- اہم علاقائی اور عالمی مسائل میں مشاورت نے باہمی اعتماد اور دوستانہ تعلقات کو مستحکم کیا۔

2.3 اقتصادی تعلقات

- UAE پاکستان کا ایک اہم تجارتی اور سرمایہ کاری پارٹنر ہے۔

www.studyvillas.com

- پاکستانی مصنوعات اور خدمات *UAE* میں برآمد ہوتی ہیں، جبکہ *UAE* کی سرمایہ کاری پاکستان کے مختلف شعبوں میں کی جاتی ہے، جیسے کہ انفراسٹرکچر، توانائی، صنعت اور ٹیکنالوجی۔
- دونوں ممالک نے مشترکہ منصوبے شروع کیے، بشمول صنعتی زونز، توانائی کے منصوبے، تجارتی مرکز اور انفراسٹرکچر کی ترقی۔

2.4 ثقافتی اور تعلیمی تعلقات

- *UAE* میں بڑی تعداد میں پاکستانی شہری آباد ہیں، جو ثقافتی اور معاشرتی تعلقات کو فروغ دیتے ہیں۔
- تعلیمی شعبے میں باہمی تعاون کے ذریعے طلباء کے تبادلے، تعلیمی اسکالرشپ اور تربیتی پروگرام متعارف کروائے گئے۔
- ثقافتی تبادلے اور سماجی تقریبات نے عوام کے درمیان دوستانہ تعلقات کو مضبوط کیا۔

2.5 دفاعی اور سیکیورٹی تعاون

- دونوں ممالک نے علاقائی اور بین الاقوامی سلامتی کے شعبوں میں تعاون بڑھایا۔

www.studyvillas.com

- دہشت گردی، غیر قانونی نقل و حمل، سمندری تحفظ اور انسانی حقوق کے مسائل میں مشترکہ تربیت اور معلومات کے تبادلے کی کوشش کی گئی۔
- دفاعی تعاون نے خطے میں امن و استحکام کو فروغ دیا اور باہمی اعتماد قائم کیا۔

2.6 توانائی اور ماحولیاتی تعاون

- پاکستان اور *UAE* نے توانائی، متبادل ذرائع اور ماحولیاتی تحفظ کے شعبوں میں مشترکہ منصوبے شروع کیے۔
- شمسی توانائی، صاف توانائی اور ماحولیاتی منصوبوں کے ذریعے دونوں ممالک نے پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دیا۔

---

3. تنقیدی جائزہ

1. مثبت پہلو

- *UAE* کی خارجہ پالیسی نے خطے میں سیاسی، اقتصادی اور سیکیورٹی استحکام کو فروغ دیا۔

www.studyvillas.com

- پاکستان کے ساتھ تعلقات میں دوستانہ اور باہمی تعاون کی فضا قائم رہی۔
- اقتصادی، ثقافتی، تعلیمی اور دفاعی شعبوں میں شراکت داری نے دونوں ممالک کے عوام کے لیے مواقع پیدا کیے۔

2. چیلنجز اور مسائل

- تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اقتصادی تعلقات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔
- خطے میں سیاسی تنازعات یا عالمی دباؤ تعلقات میں چیلنج پیدا کر سکتے ہیں۔
- پاکستانی شہریوں کے حقوق اور مزدوری کے مسائل بعض اوقات تعلقات میں تنقیدی نقطہ نظر پیدا کرتے ہیں۔

---

4. پاکستان کے ساتھ تعلقات کے اہم اثرات

- دونوں ممالک کے تعلقات نے خطے میں امن، اقتصادی ترقی اور سیاسی استحکام کو فروغ دیا۔

www.studyvillas.com

- عوامی رابطوں اور ثقافتی شراکت داری نے دونوں ممالک کے درمیان اعتماد اور دوستی کو مضبوط کیا۔
- سرمایہ کاری، تجارتی تعاون اور توانائی کے شعبے میں مشترکہ منصوبوں نے پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کیا۔
- دفاعی اور سیکیورٹی تعاون نے خطے میں دہشت گردی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف مؤثر اقدامات ممکن بنائے۔

---

5. نتیجہ

متحدہ عرب امارات کی خارجہ پالیسی نے ہمیشہ علاقائی استحکام، اقتصادی ترقی، بین الاقوامی تعلقات میں توازن اور خودمختاری کو مرکزیت دی۔ پاکستان کے ساتھ تعلقات میں *UAE* نے دوستانہ رویہ اختیار کیا اور سیاسی، اقتصادی، ثقافتی، تعلیمی اور دفاعی شعبوں میں تعاون کو فروغ دیا۔ دونوں ممالک کے تعلقات نے خطے میں امن و ترقی، عوامی رابطوں اور سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کیے۔ *UAE* کی خارجہ پالیسی کی لچک، توازن اور دور اندیشی نے

www.studyvillas.com

پاکستان کے ساتھ تعلقات کو مستحکم اور دیرپا بنایا، جس سے دونوں ممالک کے درمیان باہمی اعتماد اور مشترکہ مفادات کو فروغ ملا۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 5: شمالی اور جنوبی یمن کے تاریخی و سیاسی حالات کا تنقیدی جائزہ

تمہید

یمن عرب دنیا کے سب سے تاریخی اور جغرافیائی طور پر اہم ممالک میں سے ایک ہے۔ اس کی تاریخ میں شمالی اور جنوبی یمن کے الگ الگ سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی حالات نے خطے میں داخلی اور بین الاقوامی سیاست پر گہرا اثر ڈالا۔ شمالی یمن، جسے عام طور پر یمن العربی شمالی یا شمالی ریپبلک کے نام سے جانا جاتا ہے، اور جنوبی یمن، جو برطانوی زیر اثر تھا اور بعد میں سوشلسٹ نظام اختیار کر گیا، نے مختلف تاریخی اور سیاسی تجربات سے گزرا۔ اس جائزے میں شمالی اور جنوبی یمن کے تاریخی اور سیاسی حالات کا تفصیلی اور تنقیدی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

www.studyvillas.com

---

1. شمالی یمن (North Yemen)

1.1 تاریخی پس منظر

- شمالی یمن کا علاقہ قدیم زمانے سے زیدیہ شیعہ مسلمانوں کے زیر اثر رہا، جو 9ویں صدی سے یہاں موجود تھے۔
- 1918ء میں عثمانی سلطنت کے زوال کے بعد شمالی یمن نے اپنی خودمختاری کا اعلان کیا اور **یمن العربی شمالی سلطنت** قائم ہوئی۔
- شاہی حکومت کے دور میں حکمرانی زیادہ تر زیدی اماموں کے ہاتھ میں رہی، جنہوں نے مذہبی اور سیاسی اختیارات کو یکجا کیا۔

1.2 سیاسی حالات

- شمالی یمن میں سیاسی استحکام زیادہ تر زیدی امامت کے گرد گھومتا رہا۔
- عوامی سطح پر اکثر مزاحمت، قبائلی کشمکش اور طاقت کی جنگیں دیکھنے میں آتی رہیں۔
- 1962ء میں شمالی یمن میں جمہوری انقلاب ہوا، جس کے نتیجے میں **یمن ریپبلک** (جمہوریہ یمن) کی بنیاد رکھی گئی۔
- انقلاب کے بعد ملک میں سیاسی استحکام کے لیے کئی بار فوجی مداخلتیں اور اقتدار کی لڑائیاں ہوئیں۔

1.3 اقتصادی اور سماجی حالات

www.studyvillas.com

- شمالی یمن کی معیشت زیادہ تر زرعی اور قبائلی نظام پر مبنی تھی۔
- بنیادی سہولیات اور انفراسٹرکچر کی کمی کی وجہ سے اقتصادی ترقی محدود رہی۔
- قبائلی نظام نے سیاست اور معاشرت میں استحکام اور غیر استحکام دونوں پہلو پیدا کیے۔

---

2. جنوبی یمن *(South Yemen)*

2.1 تاریخی پس منظر

- جنوبی یمن طویل عرصے تک برطانوی قبضے میں رہا، خاص طور پر عدن کی بندرگاہ کے آس پاس۔
- *1967*ء میں جنوبی یمن نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی اور **جنوبی یمن عوامی جمہوریہ** قائم ہوئی۔
- آزادی کے بعد ملک نے سوشلسٹ نظام اپنایا اور مشرقی بلاک سے تعلقات قائم کیے، جس نے اس کی خارجہ اور داخلی پالیسی کو تشکیل دیا۔

www.studyvillas.com

2.2 سیاسی حالات

- جنوبی یمن میں سوشلسٹ نظام کے تحت ایک مرکزی اور مضبوط حکومت قائم ہوئی، جو اتحادی سیاسی پارٹی کے کنٹرول میں تھی۔
- سیاسی آزادی محدود رہی، اور مخالفین پر سخت کنٹرول رکھا گیا۔
- داخلی سطح پر سوشلسٹ حکومت نے اصلاحات کے ذریعے اقتصادی اور معاشرتی ڈھانچہ مضبوط کرنے کی کوشش کی، مگر قبائلی اور مقامی روایات کی وجہ سے استحکام مکمل نہ ہو سکا۔

2.3 اقتصادی اور سماجی حالات

- جنوبی یمن کی معیشت زیادہ تر صنعتی اور تجارتی شعبوں پر منحصر تھی، خاص طور پر عدن کی بندرگاہ کے ذریعے درآمد و برآمد۔
- سوشلسٹ حکومت نے تعلیم، صحت اور بنیادی انفراسٹرکچر میں اصلاحات کیں، جس سے عوامی معیار زندگی میں بہتری آئی۔
- معیشت پر بیرونی مدد اور مشرقی بلاک سے امداد کا انحصار زیادہ تھا، جس سے داخلی خودمختاری پر اثر پڑا۔

www.studyvillas.com

3. شمالی اور جنوبی یمن کے سیاسی تضادات

3.1 نظام حکومت میں فرق

- شمالی یمن میں جمہوری اور قبائلی نظام میں توازن قائم کرنے کی کوشش کی گئی، جبکہ جنوبی یمن میں سوشلسٹ مرکزی نظام غالب تھا۔
- شمالی یمن میں قبائلی روایات اور مذہبی اثرات زیادہ تھے، جبکہ جنوبی یمن میں سیاسی پارٹی اور ریاستی ڈھانچہ پر زور تھا۔

3.2 خارجہ تعلقات

- شمالی یمن نے زیادہ تر عرب ممالک، سعودی عرب اور مغربی دنیا کے ساتھ تعلقات رکھے۔
- جنوبی یمن نے مشرقی بلاک اور سوشلسٹ ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کیے، جس سے سرد جنگ کے دوران خطے میں جغرافیائی سیاسی تضاد پیدا ہوا۔

3.3 اقتصادی پالیسیاں

- شمالی یمن کی اقتصادی ترقی زرعی شعبے پر مبنی تھی، جس میں بنیادی سہولیات کی کمی تھی۔

www.studyvillas.com

- جنوبی یمن نے سوشلسٹ اقتصادی پالیسیاں اپنائیں اور تعلیم، صحت اور بنیادی ڈھانچہ بہتر بنانے کی کوشش کی، مگر صنعتی اور تجارتی شعبے میں انحصار زیادہ تھا۔

---

4. شمالی اور جنوبی یمن کا اتحاد اور چیلنجز

4.1 اتحاد کا پس منظر

- *1990*ء میں شمالی اور جنوبی یمن کے درمیان سیاسی مذاکرات کے بعد **یمن متحدہ جمہوریہ** قائم ہوئی۔
- اتحاد کے ذریعے اقتصادی، سیاسی اور سماجی استحکام کی کوشش کی گئی، تاکہ خطے میں امن اور ترقی ممکن ہو۔

4.2 چیلنجز

- سیاسی استحکام کے باوجود شمالی اور جنوبی یمن کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی اختلافات برقرار رہے۔
- قبائلی، مذہبی اور سیاسی تنوع نے متحدہ ملک میں حکمرانی کے مسائل پیدا کیے۔

www.studyvillas.com

- عسکری اور سیاسی گروہ، خاص طور پر جنوبی یمن کے سابق سوشلسٹ رہنما، اکثر مرکزی حکومت کے فیصلوں پر تنقید کرتے رہے۔
- داخلی خلفشار، ہتھیاروں کا غیر قانونی استعمال اور عسکری تنازعات نے متحدہ یمن میں سیاسی استحکام کو خطرے میں ڈال دیا۔

---

5. تنقیدی جائزہ

1. شمالی یمن کے مثبت پہلو

- قبائلی اور مذہبی نظام کی بنیاد پر استحکام کی کوشش۔
- جمہوری اداروں کی تشکیل کے ذریعے سیاسی نظام کو مضبوط بنانے کی کوشش۔

2. شمالی یمن کے منفی پہلو

- قبائلی تنازعات اور سیاسی عدم استحکام۔
- اقتصادی ترقی کی محدودیت اور بنیادی سہولیات کی کمی۔

3. جنوبی یمن کے مثبت پہلو

www.studyvillas.com

- سوشلسٹ نظام کے ذریعے عوامی فلاح و بہبود اور بنیادی سہولیات میں اضافہ۔
- مرکزی حکومت کی مضبوطی اور سیاسی نظام کی یکجہتی۔

4. جنوبی یمن کے منفی پہلو

- سیاسی آزادی کی محدودیت اور مخالفین پر سخت کنٹرول۔
- اقتصادی انحصار اور بیرونی امداد پر زیادہ تکیہ۔

5. اتحاد کے بعد چیلنجز

- شمالی اور جنوبی یمن کے درمیان سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی تضادات برقرار رہے۔
- قبائلی اور سیاسی گروہوں کے درمیان اختلافات نے حکومت کے فیصلوں میں رکاوٹیں پیدا کیں۔

---

6. نتیجہ

شمالی اور جنوبی یمن کے تاریخی اور سیاسی حالات ظاہر کرتے ہیں کہ دونوں علاقوں نے مختلف سیاسی، اقتصادی اور سماجی تجربات سے گزرا۔ شمالی یمن

www.studyvillas.com

میں قبائلی اور مذہبی اثرات غالب تھے جبکہ جنوبی یمن میں سوشلسٹ اور مرکزی حکومت کا نظام تھا۔ *1990*ء میں یمن کے اتحاد کے بعد بھی شمالی اور جنوبی یمن کے درمیان فرق اور تضادات برقرار رہے، جس سے داخلی سیاسی اور اقتصادی چیلنجز پیدا ہوئے۔ تاریخی پس منظر، نظام حکومت اور اقتصادی پالیسیاں شمالی اور جنوبی یمن کے سیاسی منظرنامے کو سمجھنے کے لیے ضروری ہیں، اور یہ دونوں خطے کی موجودہ سیاسی صورتحال اور امن و استحکام کے مسائل کی وضاحت کرتے ہیں۔

www.studyvillas.com